ناولز کلب
فنا سے بقا تک
از قلم رمشاء نوید
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

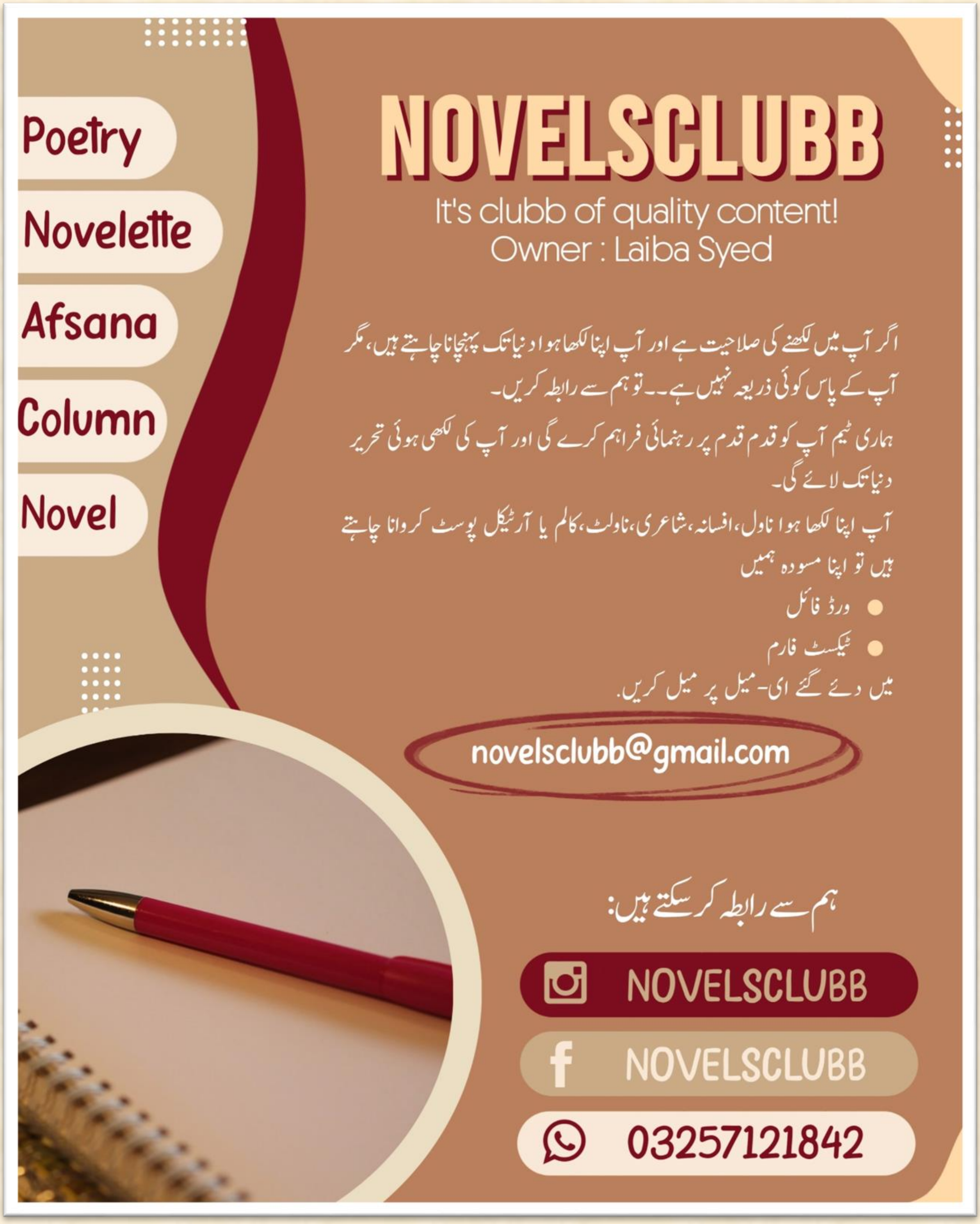

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فنا سے بقا تک

از قلم

رمشا نوید

Clubb of Quality Content!

وہ عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو جائے نماز پر ہی بیٹھی رہی،، یونہی بیٹھے بیٹھے وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں پر ہاتھ پھیرنے لگی،،ماضی کے کچھ تلخ پنے اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے تو وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی۔۔یکدم اس کی آنکھوں کے سامنے اس دن کا منظر آیا جس دن کے بعد مرحا جمیل اس دنیا کے ہر فانی تعلق سے آزاد ہو گئی۔وہ اس دن کی یاد میں کہیں دور نکل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چند ماہ پہلے

یہ وقت مرحا جمیل کی زندگی کا سب سے تاریک وقت تھا،جب وہ نماز صرف اس لیے پڑھتی تھی تاکہ اللہ کا حکم پورا ہو جائے،،اس کا نماز میں دل نہیں لگتا تھا۔نماز میں بھی اس کا سارا دھیان اس ایک شخص کے گرد گھومتا تھا۔۔

وہ شخص جو اس کے لیے کسی متاعِ جاں سے کم نا تھا،،مرحا جمیل کے لیے وہ ایک شخص ہی کل کائنات ہوا کرتا،اس کے علاوہ اس کی آنکھوں کو اس دنیا کا کوئی دوسرا منظر حسین نہ لگتا،،

مرحا کو اس کے پاس ہونے کا احساس ہی اس دنیا کی ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر پیارا تھا۔ اس سے اگر کوئی پوچھتا محبت کیا ہے ؟؟ تو اس کا جواب، اس شخص کا نام ہوتا، اس نے اپنے حصے کی ساری محبت اس ایک انسان سے کی تھی۔۔

مرحا جمیل کی ماں کے اس دنیا سے جانے کے بعد اگر وہ سب سے زیادہ کسی کے قریب تھی تو وہ تھا۔ راحم سہیل، اس کا کزن اور بچپن کا دوست تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی محبت، اس کی پسند، اس کا سب کچھ بن گیا۔ اسے پتا ہی نا چلا کب یہ تعلق دوستی سے بڑھ کر محبت میں تبدیل ہو گیا۔۔

وہ اپنا ہر دکھ، ہر خوشی راحم کو بتاتی اور وہ بھی اسے پوری توجہ اور فکر سے سنتا،، وہ ایسا ہی تھا، سلجھا ہوا، پیارا، خیال رکھنے والا،، مرحا جمیل اس کی سب سے اچھی دوست اور کزن تھی لیکن اس سے زیادہ اس نے کبھی اس کو کچھ اور نہیں سمجھا۔۔

****

جولائی کی تپتی دھوپ میں وہ چھت پر کپڑے ڈالنے گئی تھی،، جب وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی تو اسے دور سے ہی راحم گھر کے باہر اپنی بائیک کے ساتھ نظر آیا جو ابھی ابھی اس سے ملنے کے لیے آیا تھا،اس کے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا۔۔راحم نے بھی مرحا کو سیڑھیوں پر کھڑا دیکھ لیا تھا۔

راحم کو دیکھتے ہی مرحا کی آنکھیں خود بخود مسکرانے لگیتں،اور اس کا دل بھی معمول سے زیادہ رفتار پر دھڑکنے لگتا،اس وقت بھی اسے اپنی دھڑکنوں کی آواز کان میں سنائی دے رہی تھی،،شاید محبت میں محبوب کو دیکھ کر ایسا ہی محسوس ہوتا ہے جیسا اس وقت مرحا کو ہو رہا تھا،،اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اس آواز کو دبانے کی کوشش کی اور بھاگتی ہوئی نیچے اتری۔اس نے راحم کے بجانے سے پہلے ہی دروازہ کھول دیا تو راحم بھی اسے سامنے دیکھ کر مسکرایا۔۔مرحا کا سانس پھولا دیکھ کر اس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سیڑھیوں سے تیز تیز بھاگ کر اتری ہے،،جبکہ مرحا کی نظریں اب راحم کے ہاتھ میں موجود

ڈبے پر تھیں،،اس کے اندر موجود تجسّس کا کیڑا جاگ گیا تھا۔اب جب تک وہ اس ڈبے میں موجود شے اور اس کی وجہ نا جان لیتی اس سے کوئی دوسری بات نا ہوتی۔

"آرام سے لڑکی،،اپنے دانت تڑوانے کا ارادہ ہے کیا؟؟تم بغیر دانتوں کے بہت بری لگو گی۔"راحم نے اس کے بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے اترنے پر ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اور میرے دانتوں کو کچھ نہیں ہو گا، آپ یہ بتائیں اس ڈبے میں کیا ہے؟؟"اس نے بی تابی سے ڈبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسکی بات کا بدلہ ضرور لیتی،ابھی اس کا سارا دھیان اس ڈبے پر تھا۔مرحا سے تجسّس برداشت ہی کہاں ہوتا تھا۔

"ہاں میں یہی دینے آیا تھا،یہ لو اس میں مٹھائی ہے، تمہارے لیے۔"اس نے فوراً ہنستے ہوئے ڈبہ مرحا کی طرف بڑھایا کیونکہ اسے پتا تھا اس لڑکی سے صبر کی توقع رکھنا بیوقوفی تھی۔

"مٹھائی؟کس لیے؟؟کیا آپکی کوئی لوٹری لگی ہے؟؟"اس نے ڈبہ پکڑتے ہوئے نا سمجھی سے کہا۔

Clubb of Quality Content

"ایسا ہی سمجھ لو،، آج میں بہت خوش ہوں،بات ہی کچھ ایسی ہے، تم بھی سنو گی تو خوشی سے اچھل پڑو گی، آخر کو تم میری اکلوتی دوست ہو، میں یہ خوشخبری سب سے پہلے تمہیں بتانا چاہتا تھا،اس لیے فوراً یہاں آگیا۔"راحم نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

"اچھاااا،، ایسا بھی کیا ہو گیا ہے اب بتا بھی دے کیوں میرے صبر کا امتحاں لے رہے ہیں؟؟ آپ کو پتا ہے ناں تجسّس سے میرے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔"اس نے اچھا کو لمبا کیا اور معصومیت سے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔۔

"ہاں وہ بات یہ ہے کہ۔۔"راحم نے اسے مزید چڑانے کے ارادے سے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی اور اپنی ہنسی ضبط کی، جس وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ مرحا اس کا ارادہ جان کر اسے گھور رہی تھی۔

وہ دونوں ایسے ہی تھے آپس میں ہنسی مزاق کرنے والے، ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے والے،، دوستی میں یہ سب نا ہو تو مزہ نہیں آتا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"راحممممممم،، آپ بتائیں گے یا میں آپ کے سر پر یہ ڈبہ الٹا کر دوں؟؟؟"اس نے خود کو اس کی تعریف میں کچھ بہت اچھا کہنے سے بمشکل روکا۔

"اچھا اچھا بتاتا ہوں۔"راحم نے ہنسی کو بریک لگایا اور دونوں ہاتھ کھڑے کر کے بتانے کی ہامی بھری۔

"سنو اب، میں جس لڑکی کو پسند کرتا تھا، آج اس سے میری منگنی ہو گئی ہے اور۔۔۔"

اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہوتی مرحا کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی رہ گئیں اور اس کے قدم ڈگمگائے۔ہاتھ سے ڈبہ چھوٹ کر زمیں بوس ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مرحا کیا ہوا،، تم ٹھیک ہو؟؟"راحم نے یکدم اس کی طرف بڑھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا لیکن مرحا نے اسے ہاتھ کے اشارے سے قریب آنے سے روک دیا۔۔

وہ صدمے سے نیچے بیٹھتی چلی گئی،،اس کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگیں، آنکھوں سے آنسو رواں ہو کر چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔یہ کیسا مزاق تھا جو اس کے ساتھ ہوا؟؟

"راحم کسی اور کو۔۔"اس سے آگے اس سے سوچا بھی نا گیا بولنا تو دور۔اس نے یہ کیا سنا تھا ابھی؟اسے تو لگا تھا راحم اسے پسند کرتا ہے،اس سے محبت کرتا ہے۔کیا وہ صرف اس کی غلط فہمی تھی یا وہم تھا؟؟ ہمیشہ اس کا خیال رکھنا،اس کے لیے پریشان ہونا،،اس کی ساری فرمائشوں کو پورا کرنا۔وہ سب کیا تھا پھر؟؟؟"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔راحم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے؟نہیں،ابھی وہ کہے گا کہ میں تو مزاق کر رہا تھا۔"وہ حقیقت کو جھٹلا رہی تھی۔۔اس نے خود اپنے لیے اس کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھی تھی اس لیے اس کا یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔وہ خود سوال کر کے،جواب بھی خود دے رہی تھی اور نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔کوئی اسے سمجھائے کہ وہ منگنی کر کے آ رہا ہے اور وہ اب بھی غلط فہمی میں رہنا چاہتی ہے،راحم نے یہ خبر سنا کر مرحا کے سر پر بمب ہی تو پھوڑا تھا۔

وہ آنکھوں میں قرب اور بے یقینی لیے اس کو دیکھ رہی تھی،لیکن اس نے نہیں کہا کہ یہ مزاق تھا۔وہ اس کے پاس بیٹھا نا جانے اس سے کیا کچھ کہہ رہا تھا،لیکن اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا سوائے اس کے کہ جس کے ساتھ کے خواب اس نے اپنی آنکھوں میں سجائے

تھے وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے، کسی اور کے خواب دیکھتا ہے،،اس کے لیے راحم کو کسی اور کے ساتھ سوچنے کا خیال ہی سوہان روح تھا لیکن وہ تو کسی اور سے باقاعدہ منگنی کر چکا تھا۔۔

اسے صرف راحم کے ہلتے ہونٹ دکھائی دے رہے تھے،وہ یونہی بیٹھی اسے تک رہی تھی، جب اس نے کافی دیر کوئی جواب نا دیا تو راحم نے اس کے آگے زور سے چٹکی بجائی،،وہ یکدم ہوش میں آئی اور فوراً کھڑی ہو گئی۔۔

"مرحا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی؟؟ کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟؟"راحم نے دوبارہ پریشانی سے پوچھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ انسان کیسا ہو سکتا ہے جس نے اپنے کسی بہت عزیز سے دھوکہ کھایا ہو؟؟"اس نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"کیا مطلب؟؟ تمہیں کس نے دھوکہ دیا بتاؤ مجھے میں اس کا حشر کر دونگا تم ایک دفعہ نام بتاؤ بس اسکا۔"اس نے غصے سے پوچھا۔

"واہ! کیا بات ہے،، اب دھوکے باز خود ہی خود کو سزا دینے لگیں گے تو دنیا میں دھوکے باز ختم ہو جائیں گے۔" اس نے زور سے دونوں ہاتھوں کی تالی بجاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مرحا کیا بول رہی ہو؟ میں نے؟؟؟ میں نے کب تمہیں دھوکہ دیا اور کیا دھوکہ کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ، مجھے بتاؤ گی؟؟" راحم نے آنکھوں میں بے شمار حیرانی لیے پوچھا۔

"ہاں راحم سہیل، تم نے مجھے، مرحا جمیل کو دھوکہ دیا ہے،، تم تو مجھ سے محبت کرتے ہو نا پھر منگنی کسی اور سے کیوں؟؟؟ دھوکے باز ہو تم۔" کیا کچھ نا تھا اس کی آنکھوں میں، نمکین پانی، غصہ، درد، اذیت اور اپنے ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں۔۔

"تم ہوش میں تو ہو,, کیا کہ رہی ہو؟؟، میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، مجھے تم ہمیشہ اپنی دوست اور چھوٹی بہن کی طرح عزیز رہی ہو،، میں تمہیں اپنی چھوٹی بہن سمجھتا ہوں۔ لیکن تم" راحم نے صدمے سے کہا۔۔

"میں آپکی بہن نہیں ہوں، میں محبت کرتی ہوں آپ سے اور آپ بھی تو۔۔" مرحا نے درشتگی سے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"بسس، چپ ہو جاؤ مرحا، لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اس لیے ایسی باتیں کر رہی ہو، میں نے تمہیں کب ایسا کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں؟؟ بتاؤ اگر میں نے تمہیں ایسا کچھ کہا ہو تو۔۔ مانتا ہوں تم میری بہت اچھی دوست اور کزن ہو، اور اس لیے میرے دل کے بھی قریب ہو لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تم سے شادی کر لوں۔۔ کیونکہ ایک دوست کو دوسرے دوست سے محبت، عقیدت اور انس یہ سب ہوتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس سے شادی کر لو۔" راحم نے آنکھوں میں بے شمار اذیت لیے کہا،، کیونکہ اس کی جان سے پیاری دوست آج اس کی وجہ سے تکلیف میں تھی،، اس کے لیے دنیا کے مشکل ترین کاموں میں سے ایک، مرحا کو تکلیف میں دیکھنا تھا۔

جبکہ راحم کی آخری بات سن کر مرحا کی بس ہو گئ تھی اور اس کے قدم ایک بار پھر اس کا بوجھ اٹھانے سے انکاری ہوئے اس نے دیوار کا سہارا لے کر بمشکل خود کو کھڑا رکھا، حقیقت کا یہ تماچہ پچھلے سے زیادہ زور آور تھا۔ہاں بھلا راحم نے کب اسے کہا تھا ایسا؟ کب اس نے اسے ایسی کوئی امید دلائی تھی؟اور کب اس نے محبت کا دعویٰ کیا تھا؟ جو وہ اسے دھوکہ باز کہہ رہی تھی۔یہ تو مرحا تھی جس کے دل نے اس سے بغاوت کر ڈالی تھی اور اس کے لیے دھڑکنے لگا تھا۔اسے احساس ہی نا ہوا کہ کب وہ اکیلی اس سفر کی مسافر بن گئی۔وہ یکطرفہ محبت کا شکار ہوئی تھی، جس میں منزل ملنے کے چانس تو ایک فیصد بھی نہیں ہوتے لیکن اس کے مریضوں کا سو فیصد سب فنا ہو جاتا۔۔۔راحم نے تو کبھی اسے ایسی کوئی امید نہیں دلائی تھی نا ہی کوئی ایسا اظہار کیا تھا اس لیے اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔

راحم کو اسے اس طرح دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی،اسے یہ جان کر بہت دکھ ہوا کہ مرحا اس سے محبت کرتی ہے،،وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس سے کہاں غلطی ہوئی تھی جو مرحا نے اس سے ایسی امیدیں وابستہ کر لیں،اسے اندازہ کیوں نا ہو سکا،اگر اسے اندازہ ہو جاتا تو وہ کبھی بھی

مرحا کو اس یکطرفہ محبت جیسے راستے کا مسافر نا بننے دیتا۔۔۔ آج اس کی وجہ سے مرحا کا دل ٹوٹا تھا وہ اپنی سب سے اچھی دوست کے دل ٹوٹنے کا،اور اس کی دل آزاری کا سبب بنا تھا، جو وہ ہمیشہ سے کبھی نہیں چاہتا تھا۔۔ اسے یہی لگ رہا تھا آج اس کی اور مرحا کی دوستی کا آخری دن ہے۔۔ بھلا اس انسان سے کوئی کیسے دوستی رکھ سکتا ہے جس نے دھوکہ دیا ہو۔ اور اتنا بڑا نقصان کیا ہو جس کی بھرپائی ساری زندگی نا ہو سکے۔۔ راحم، مرحا کی حالت کا زمہ دار خود کو سمجھ رہا تھا۔۔

اپنے عزیز دوست، بچپن کے ساتھی کو یوں تکلیف سے بکھرتا دیکھ کر اس نے قرب سے آنکھیں بند کر لیں کہ شاید منظر تبدیل ہو جائے لیکن جب آنکھیں کھولنے کے بعد بھی کچھ نا بدلا تو اس کے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا۔ وہ اس کو تسلی بھی تو نہیں دے سکتا تھا کیونکہ زخمی کرنے والے ہاتھ مرحم لگاتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔۔

وہ اس سے زیادہ دیر وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا تھا اس نے اپنے قدم واپسی کے لیے بڑھا دیے۔۔۔اسے اس وقت اپنا وہاں سے چلے جانا ہی مناسب لگا۔۔ آج راحم جمیل نے اپنی سب سے بہترین دوست کو کھو دیا تھا۔

راحم کے جاتے ہی وہ وہاں بیٹھ کر ہچکیوں سے رونے لگی اس نے اپنے سارے ضبط کیے ہوئے آنسوؤں کو بہنے کا راستہ دیا۔۔اس دن اس کا دل بری طرح سے ٹوٹا تھا۔۔

اس دن مرحا کو اپنے اس ہر دل عزیز دوست اور محبت سے دستبردار ہونا پڑا تو وہ ٹوٹ کر بکھر گئی،اس کی ذات کرچیوں میں بٹ گئی اسے اپنا وجود خود پر بوجھ لگنے لگا۔اس کے اندر جینے کی تمنا آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔۔وہ ہچکیوں کے درمیان اپنے اللہ سے مخاطب ہوئی۔

"اللہ جی کیوں ؟؟میں ہی کیوں ؟؟میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ہمیشہ ؟میں جسے بھی چاہتی ہوں وہ دور ہو جاتا ہے،، کیا آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے ؟؟میں نے تو ہمیشہ آپکی بات مانی ہے،میں نماز بھی پڑھتی ہوں، قرآن بھی پڑھتی ہوں سارے وہ کام کرتی ہوں

جو آپ کو پسند ہیں، پھر کیوں میرا ہی دل ٹوٹا،، کیوں اللہ جی؟؟؟؟ میرا دل پھٹ جائے گا۔۔ کیوں آپ نے میرے راحم کو کسی اور کا ہونے دیا؟ میں نے آپ سے کیا مانگا تھا صرف راحم کا ساتھ ہمیشہ کے لیے،،اور آپ نے اسے ہی مجھ سے دور کر دیا۔۔ میں مر جاؤں گی اس کے بغیر،،یہ نا کریں پلیز،، کاش یہ کوئی خواب ہو۔"

اس کے پاس صرف شکوے ہی تھے اپنے رب سے کہنے کو۔۔اس دن صرف مرحا اور راحم کا ساتھ ہی نہیں چھوٹا تھا بلکہ مرحا جمیل کے اندر کی ہر خواہش دم توڑ گئی تھی۔ وہ خود سے اور اس دنیا سے روٹھ گئی اور وہ اپنے رب کی طرف سے بھی مایوس ہو گئی۔۔۔یوں لگتا جیسے اس نے خود کو فنا کر لیا ہے،،،ہاں محبوب سے بچھڑ کر انسان فنا ہی تو ہو جاتا ہے اور وہ بھی ہو گئی تھی۔۔

اس دن کے بعد سے اسے کچھ ہوش نہیں رہا،،،وہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر نماز پڑھنا بھی چھوڑ چکی تھی،،جس نے اس کے دماغ میں یہ سب بٹھا دیا کہ "تم تو اپنے رب کی بہت نیک بندی تھی ناں،،،نماز بھی پڑھتی تھی اپنے رب کی ساری باتیں مانتی تھی، پھر کیا ہوا؟؟اس

نے تم سے تمہاری محبت کو چھین لیا۔ کیوں ؟؟ تم تو بڑی فرمانبردار تھی نا۔۔اب کیا ہوا؟؟

کہاں ہے وہ رب اس نے تم سے تمہارے جینے کی وجہ چھین لی۔ "

اسکا ضمیر اسے شیطان کے بہکاوے میں ہونے پر ملامت بھی کرتا لیکن اس کی سمجھ سے باہر تھا یہ اس لیے وہ کوئی رد عمل نا دیتی اور چاہنے کے باوجود بھی نماز نہیں پڑھ پاتی تھی۔ بس یونہی ہر شے سے بے نیاز بیٹھی رہتی۔۔

جب انسان دکھی ہوتا ہے تو وہ بہت آسانی سے شیطان کے بہکاوے میں آجاتا ہے اپنے دکھ میں اسے سہی اور غلط میں فرق بھول جاتا ہے اور اس طرح شیطان اس کو بھٹکانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

رات کا تیسرا پہر تھا جب مرحا سو رہی تھی،وہ پوری طرح پسینے میں شرابور تھی اور بے چینی سے بند آنکھوں کی پتلیاں یہاں وہاں کر رہی تھی،یوں لگتا جیسے وہ کسی خواب کے زیر اثر ہو۔

وہ ایک انجان جگہ پر موجود تھی جہاں ہر طرف صرف اندھیرا ہی تھا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ تھوڑا آگے گئی تو اسے ایک جگہ سے پیلے رنگ کی روشنی آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے اپنے قدم اس طرف موڑ لیے۔ جب وہ اس روشنی کے قریب پہنچی تو اسے اس روشنی کے درمیان ایک عورت کھڑی ہوئی نظر آئی جس نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، جب مرحا نے غور سے دیکھا تو اسے پتہ چلا وہ عورت کوئی اور نہیں بلکہ اس کی ماں تھی،، وہ خوشی سے ان کی طرف بڑھی اور ان کو گلے لگانے لگی لیکن اس عورت نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا اور کہنے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مرحا یہ تم کیا کر رہی ہو؟؟ میں نے یہ سب تو نہیں سکھایا تھا تمہیں۔ میں نے تو تمہیں ہمیشہ اپنے رب کی اطاعت کرنا سکھایا ہے، اس کے ہر فیصلے کو خوشی سے قبول کرنا سکھایا ہے، تم کیسے بھول سکتی ہو؟؟ تم اپنے اس رب سے منہ موڑ رہی ہو جس نے تمہیں پیدا کیا اور مرنے کے بعد جس کی طرف لوٹنا ہے۔۔ جس نے تمہیں اس وقت تھام لیا جب تمہیں تھامنے والا کوئی اور نہ تھا، اس نے تمہیں ہمیشہ گرنے سے پہلے سنبھال لیا۔"

وہ ندامت سے نظریں جھکا گئی اور اپنے آنسو پینے لگی۔۔

"میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں لیکن مجھ سے نہیں پڑھی جاتی میرے ذہن میں ہر وقت یہی بات آتی کہ اللہ نے راحم کو مجھ سے دور کر دیا،،وہ چاہتا تو ایسا کبھی نا ہوتا اور آج بھی ہم دونوں ساتھ ہوتے۔۔ میں کیا کروں امی،میں نے اللہ سے راحم کا ساتھ پانے کی بہت دعائیں کی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکوں گی لیکن پھر بھی اللہ نے مجھ سے اس کو چھین لیا۔ آخر کیوں امی میں نے تو بس ایک ہی دعا مانگی تھی پھر وہ قبول کیوں نا ہوئی؟؟؟ میرا دل پھٹ جائے گا،مجھ سے راحم سے دستبرداری برداشت نہیں ہو رہی۔" مرحا ایک بار پھر ہچکیوں سے رونے لگی۔

"بیٹا اس میں ہی تمہاری بھلائی ہوگی،،کیا تم نے نہیں سنا وہ بہتر لے کر بہترین سے نوازتا ہے۔ تم راحم کی محبت میں اپنے رب کو بھولنے لگی تھی اور جب انسان کسی چیز کے پیچھے اس رب کو بھولنے لگتا ہے تو اللہ اس سے وہ چیز دور کر دیتا ہے،،اور جب وہ تم سے تمہاری کوئی

قیمتی چیز چھین لیتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا کہ وہ تمہیں اپنے قریب کرنا چاہتا ہے، بیٹا اس کی طرف لوٹ جاؤ وہ تمہیں اس سے بھی بہتر سے نوازنے والا ہے۔۔ تم اس کی طرف ایک قدم بڑھاؤ گی وہ تمہاری طرف دس قدم بڑھائے گا۔ تمہیں تو اسکا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے۔" اس کی ماں اسکے پاس بیٹھی اور اسے سینے سے لگاتے ہوئے کہا

جبکہ مرحا کو سب یاد آنے لگا کہ کیسے اس کا نماز میں دل نہیں لگتا تھا، نماز میں بھی اس کو راحم کے ہی خیال آتے تھے۔۔ کبھی کبھی وہ اس کے خیالوں میں اتنا کھو جاتی تھی کہ اس کی نماز قضا ہو جاتی تھی۔۔ وہ واقعی اپنے رب کو بھولنے لگی تھی، پھر یہ تو ضروری تھا کہ اس سے اس کی قیمتی شے کو چھین لیا جاتا تاکہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹ جاتی۔۔

"میں بہت بری ہوں امی،، میں نے بہت گناہ کیے ہیں،، میں نے کبھی بھی صحیح طریقے سے نماز نہیں پڑھی۔ ہمیشہ جلدی میں پڑھی۔ وہ بھی آدھی ادھوری، میں سمجھتی تھی میں صرف نماز پڑھ کر پورا حق ادا کر رہی ہوں،، میں اب تک غلط فہمی میں جی رہی تھی،، امی میں کیسے اس رب کے آگے جاؤں؟ جس کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرنے کے بجائے میں نے ہمیشہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناشکری کی۔ اللہ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے اس لیے مجھ سے راحم کو چھین لیا۔ اللہ مجھے معاف نہیں کرے گا۔ "اس کے رونے میں مزید روانی آئی۔

"بیٹا! ہمارا رب رحیم ہے بخشنے والا مہربان ہے،، وہ اپنی طرف بڑھنے والے کی ہر غلطی، کوتاہی کو معاف کر دیتا ہے۔۔ تم اس سے معافی مانگ لو وہ تمہیں اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے گا۔ یہ تو ہم انسان ہوتے ہیں جو معاف نہیں کرتے، اس رب کی رحمت تو بہت بڑی ہے وہ اپنی طرف پلٹنے والے ہر انسان کو معاف کر دیتا ہے، ہم انسان ہیں،، بھٹک جاتے ہیں، اور ہم سے خطائیں بھی ہوتی ہیں، جب ہمیں احساس ہو ہمیں اس سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ "اس کی ماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی امی اللہ مجھے معاف کر دے گا؟؟ "اس نے کسی بچے کی طرح خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل، جاؤ بیٹا اپنے رب کو منا لو وہ مان جائے گا، تم ایک بار کوشش تو کرو۔۔ اسے ایک بار پکار کر تو دیکھو، وہ اپنے بندے کی ہر پکار پر لبیک کہتا ہے۔"

اس کے بعد مرحا کی آنکھ کھل گئی،، وہ اٹھ کر بیٹھ گئی،، اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا ہوا تھا، اسے اپنا دل پہلے سے ہلکا محسوس ہو رہا تھا، اس نے وقت دیکھا تو صبح کے تین بج رہے تھے، تہجد کا وقت تھا وہ اٹھی، وضو کیا اور جائے نماز پر کھڑی ہو گئی اس نے تہجد کی نیت کی، اس کی آنکھوں سے آنسو کسی چشمے کی طرح بہہ رہے تھے۔۔ اس نے پوری نماز آنسوؤں کے ساتھ ادا کی،، اس نے سلام پھیرا آنسو اب بھی جاری تھے۔۔ آج اسے کوئی راحم یاد نہیں آیا تھا نا کسی اور کا خیال آیا تھا، آج اس کے دل میں اپنے اللہ کو منانے کی خواہش تھی، اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"یا میرے اللہ، یا رب العالمین، کہتے ہیں جب تیرا بندہ تجھے پکارتا ہے تو اس کی پکار فورآ سنتا ہے میرے مالک، میں گناہگار بندی آج تجھے پکارتی ہوں تجھ سے تیری رحمت مانگتی ہوں مجھے معاف کر دے، میں ایک بشر کی محبت میں بھٹک گئی تھی یا اللہ مجھے معاف کر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دے، مجھے سیدھے راستے پر چلا، میرے دل سے ہر اس محبت کو نکال دے جو مجھے شیطان کے راستے پر لے جائے، میرے اللہ میں تیرے ہر فیصلے پر راضی ہوں مجھے صبر دے، میرے اس بے چین دل پر اپنی رحمت کی بارش برسا دے، میرے دل سے ہر اس خیال کو، ہر اس شخص کو مٹا دے جو مجھے تیری محبت سے لاپرواہ کر دے۔ میں اپنے بکھرے وجود کی کرچیاں سمیٹ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئی ہوں مجھے اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے۔ اللہ تو مجھ سے راضی ہو جا، مجھے اپنا قرب عطا کر، مجھے تیرے ہر فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین" وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی آج اس نے اپنے دل کا سارا غبار نکال دیا تھا۔۔ وہ اپنے اللہ کی طرف چل پڑی تھی۔۔ اس نے دعا کے بعد اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے،، اس کا دل ہر بوجھ سے آزاد تھا،، اس نے اپنا تعلق اپنے رب سے قائم کرنے کے لیے پہلا قدم بڑھا لیا تھا۔

اس دن کے بعد وہ پابندی سے نمازیں پڑھنے لگی اور ہر نماز میں اپنے لیے صبر اور معافی مانگتی۔۔۔ اس نے اپنے رب کے فیصلے کو قبول کر لیا تھا وہ آہستہ آہستہ راحم سے مکمل

دستبردار ہو گئ اب اس کے دل میں کوئی شکوہ اور کوئی غم نہیں تھا۔ اب اس کے دل میں صرف اپنے اللہ کو پانے کی جستجو تھی۔ وہ اپنا تعلق اس رحیم ذات سے جوڑنا چاہتی تھی جو ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ اس نے خود کو اپنے رب کے حوالے کر دیا تھا۔

مرحا جمیل نے ایک عارضی تعلق سے رہائی پا کر ہمیشہ کے لیے موجود رہنے والے رب سے تعلق جوڑ لیا تھا۔۔

زندگی کی کایا جب پلٹتی ہے تو سب کچھ یا تو بکھر جاتا ہے یا پھر سنور جاتا ہے۔۔

مرحا جمیل کی زندگی بھی جب پلٹی تو اس کا بھی سب کچھ اجڑ گیا تھا اور وہ خود بھی فنا ہو گئ تھی، لیکن اس کے بدلے اسے وہ مل گیا جسے پانے کے بعد وہ دنیا کی ان غیر حقیقی خواہشات سے آزاد ہو گئی۔۔ اور یوں وہ فنا سے بقا کی طرف چل پڑی۔ اور اس نے ختم ہو کر ہمیشہ کے لیے باقی رہنے والا رشتہ پا لیا تھا۔

Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842